دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرینس نمبر:**Pin 6245**　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　تاریخ:**29-07-2019**

چند پرندوں اور خرگوش کے حلال ہونے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ

(1) بٹیر، تیتر، ہدہد، مرغی، بطخ، کبوتر، چڑیا، بگلا، مرغابی، بلبل، مور، ابابیل، شتر مرغ، فاختہ، مینا، طوطا کے بارے میں حکم شرعی واضح فرما دیں کہ ان میں سے کون سے پرندے حلال ہیں اور کون سے حرام ہیں؟

(2) اور خرگوش کے حلال یا حرام ہونے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟

سائل: عدیل احمد (گلیال کھوڑاں، پنڈی گھیب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) فقہ حنفی کے قواعد کی روشنی میں سوال میں ذکر کردہ تمام پرندے حلال ہیں، اس لئے کہ پرندوں کے حلال یا حرام ہونے کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ پرندہ جس کے پنجے ہوں اور وہ اُن پنجوں سے شکار بھی کرتا ہو، تو وہ پرندہ حرام ہو گا اور جس کے پنجے ہی نہ ہوں یا پنجے تو ہوں، لیکن وہ اُن سے شکار نہ کرتا ہو، تو وہ پرندہ حلال ہے، اس تفصیل کے مطابق دیکھا جائے، تو سوال میں ذکر کیے گئے بعض پرندوں کے پنجے ہی نہیں ہیں جیسے بطخ وشتر مرغ وغیرہ اور بقیہ بعض کے اگرچہ پنجے ہیں، لیکن وہ اُن سے شکار نہیں کرتے جیسے طوطا وغیرہ، لہٰذا ان میں سے کوئی پرندہ حرام نہیں ۔ نیز ان پرندوں کے حلال ہونے پر فقہائے کرام کی تصریحات بھی موجود ہیں۔

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع و عن کل ذی مخلب من الطیر“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر نوکیلے دانت والے درندے اور پنجے والے پرندے (کو کھانے) سے منع فرمایا۔　　(صحیح مسلم، ج2، ص147، مطبوعہ کراچی)

جوہرہ نیرہ میں ہے:"(لایجوز اکل کل ذی ناب من السباع ولاذی مخلب من الطیر)المراد من ذی الناب ان یکون لہ ناب یصطاد بہ و کذا من ذی المخلب "ترجمہ:"نوکیلے دانت والے درندوں اور پنجوں والے پرندوں کا کھانا، جائز نہیں ہے"اور نوکیلے دانتوں سے مرادیہ کہ اُس کے ایسے نوکیلے دانت ہوں، جن سے وہ شکار کرتا ہو اور اسی طرح پنجوں سے مرادیہ ہے کہ اُن سے وہ پرندہ شکار بھی کرتا ہو۔ (الجوھرۃ النیرۃ،ج2،ص265،قدیمی کتب خانہ، کراچی)

ان پرندوں میں سے **بعض** کے حلال ہونا صریح احادیث مبارکہ سے ثابت ہے اور بقیہ **بعض** کے حلال ہونے کے **متعلق** فقہائے کرام کی تصریحات موجود ہیں، جو درج ذیل ہیں:

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے **مرغی** تناول فرمائی۔ چنانچہ حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یاکل دجاجا"ترجمہ:**میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا۔** (صحیح بخاری،ج2،ص829،مطبوعہ کراچی)

چڑیا کے **متعلق** حدیث پاک میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"مامن انسان قتل عصفورا فمافوقھا بغیر حقھا الا سالہ اللہ عزوجل عنھا قیل یارسول اللہ فماحقھا؟قال یذبحھا فیا کلھا ولا یقطع راسھا یرمی بھا"ترجمہ: جس نے **چڑیا** یا کسی جانور کو ناحق قتل کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے اس کے **متعلق** سوال کرے گا، عرض کیا گیا، یارسول اللہ !اُس کا حق کیا ہے؟فرمایا:**اُس کا حق یہ ہے کہ اُسے ذبح کر کے کھائے** اور یہ نہ کرے کہ اُس کا سر کاٹے اور پھینک دے۔ (المستدرک علی الصحیحین،ج4،ص261،دارالکتب العلمیۃ،بیروت)

بٹیر کھانا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت سیّدنا سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لحم حباری"ترجمہ:**میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ بٹیر کا گوشت کھایا۔** (سنن ابی داؤد،ج2،ص176،مطبوعہ لاھور)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ اس حدیث پاک کو ذکر کر کے فرماتے ہیں:"معلوم ہوا کہ **بٹیر حلال ہے، اس کا کھانا سنت ہے۔**" (مرآۃ المناجیح،ج5،ص672،نعیمی کتب خانہ، گجرات)

علامہ کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ **تیتر** کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"حکمہ الحل لانہ اما من الحمام او القطا وھما حلالان"ترجمہ: **تیتر حلال پرندہ ہے**، اس لئے کہ یا تو یہ کبوتر کی نسل سے ہے یا قطا(کبوتر کے برابر ایک پرندہ ہے) کی نسل سے ہے اور یہ دونوں حلال ہیں۔ (حیات الحیوان،ج2،ص466،دارالکتب العلمیۃ،بیروت)

بطخ اور شتر مرغ کے حلال ہونے پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اجماع ہے۔ چنانچہ **تفسیرات احمدیہ** میں ہے: "قد تقرر فی شریعة نبینا علیه السلام حلیة شحوم البقر و الغنم و حلیة الابل و البط و النعامة باجماع الصحابة و التابعین" ترجمہ: "تحقیق ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شریعت مطہرہ میں گائے اور بھیڑ بکری کی چربی حلال ہے اور اونٹ، **بطخ اور شتر مرغ کے حلال ہونے پر حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام علیہم الرحمۃ والرضوان کا اجماع ہے۔**

(تفسیرات احمدیہ، ص 405، مطبوعہ کراچی)

ابابیل کے حلال ہونے پر **فقہاء کا اتفاق** ہے۔ چنانچہ **مراتب الاجماع** میں ہے: "واتفقوا ان اکل الابابیل والنعام وبقر الوحش۔۔ حلال" ترجمہ: **فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ابابیل**، شتر مرغ اور جنگلی گائے کا کھانا حلال ہے۔

(مراتب الاجماع لابن حزم، ص 149، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مرغابی کے متعلق **تحفۃ الفقہاء** میں ہے: "اما المستانس من الطیور کالدجاج والبط والاوز فیحل باجماع الامة" ترجمہ: پالتو پرندے جیسے مرغی، بطخ اور **مرغابی، باجماعِ امت حلال ہیں۔**

(تحفۃ الفقہاء، ج 3، ص 65، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بلبل اور غیر شکاری پرندوں کے بارے میں **الفقہ الاسلامی وادلتہ** میں ہے: "یجوز بالاجماع اکل الانعام (الابل والبقر والغنم) لاباحتھا بنص القرآن الکریم کما یجوز اکل الطیور غیر الجارحة کالحمام والبط والنعامة والاوز۔۔ والبلبل" ترجمہ: چوپایوں مثلاً اونٹ گائے اور بکری کا کھانا بالاجماع جائز ہے کہ اس کی اباحت پر قرآن کریم کی نص موجود ہے جیسا کہ **وہ پرندے جو شکار نہیں کرتے، اُن کا کھانا جائز ہے** مثلاً کبوتر، بطخ، شتر مرغ، مرغابی۔۔ **اور بلبل۔**

(الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج 4، ص 2595، دار الفکر، بیروت)

مور حلال ہے۔ چنانچہ **فتاوی عالمگیری** میں ہے: "لا باس باکل الطاووس" ترجمہ: **مور کھانے میں کوئی حرج نہیں۔**"

(فتاوی عالمگیری، ج 5، ص 358، مطبوعہ کراچی)

طوطے، ہدہد، بگلے وغیرہ کے متعلق مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفی رضا خان علیہ الرحمۃ سے ایک سوال ہوا کہ یہ حلال ہیں یا نہیں؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: سب حلال ہیں"۔ **(فتاوی مصطفویہ، صفحہ 434، شبیر برادرز، لاہور)**

فقیہ اعظم مولانا مفتی محمد نور اللہ نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "**طوطا، قواعد و ضوابط شریعت پاک کی رو سے بلاشبہ حلال** ہے اور **حضرت امام اعظم** رضی اللہ عنہ اور بکثرت دیگر آئمہ کرام کے نزدیک بھی حلال ہے"۔

(فتاوی نوریہ، ج 3، ص 417، دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور، اوکاڑہ)

مفتی محمد نور اللہ نعیمی علیہ الرحمۃ پرندوں کی حلت و حرمت کا ایک قاعدہ بیان کر کے بطورِ مثال **کبوتر، فاختہ اور مینا وغیرہ** کے حلال ہونے کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"**پرندوں کے بارے میں ایک استقرائی قاعدہ یہ بھی ہے کہ** جن کی چونچ مڑی ہوئی ہے، طوطے کے سوا سب حرام ہیں، جیسے باز وغیرہ اور **جن کی چونچ سیدھی ہے، وہ کوے کے بغیر سب کے سب حلال ہیں، جیسے کبوتر، فاختہ**، گیری، **لالی (مینا)**، تلیر وغیرہ۔"

(فتاوی نوریہ، ج3، ص381، دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور، اوکاڑہ)

(2)خرگوش حلال جانور ہے۔

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"انفجنا ارنبا ونحن بمر الظھران فسعی القوم فلغبوا فاخذتھا فجئت بھا الی ابی طلحۃ فذبحھا فبعث بورکیھا او قال بفخذیھا الی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقبلھا "ترجمہ: ہم مر الظہران کے مقام پر تھے کہ ہم نے ایک خرگوش کو بھگایا، لوگ اُس کے پیچھے بھاگ بھاگ کر تھک گئے، پس میں نے اُسے پکڑ لیا اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اُسے ذبح کیا اور اُس کی سرین یا رانیں نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیں اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قبول فرمالیں۔

(صحیح بخاری، ج2، ص830، مطبوعہ کراچی)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"خرگوش ضرور حلال ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج20، ص322، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

25ذو القعدۃ الحرام 1440ھ 29جولائی 2019ء